قرآن کا سبق - 17d: بے علم کہیں: بات کرے اللہ (البقرۃ:118-119)

اس سبق کے اختتام پر آپ جان لیں گے کہ:

- بے علم لوگ کہتے ہیں کہ اللہ کو ان سے براہ راست بات کرنا چاہیے یا کوئی نشانی بھیجنا چاہیے۔
- بے علم لوگ اس سے پہلے بھی اس قسم کے سوالات کر چکے ہیں۔
- ایمان والوں کے لیے قرآن کھلی ہوئی سچائی اور خوش خبری ہے۔
- آپ (اے نبی) جہنم میں جانے والوں کے ذمہ دار نہیں ہو۔

تلاوت و تشریح:

وَقَالَ	الَّذِيْنَ	لَا يَعْلَمُوْنَ	لَوْلَا	يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ	اَوْ تَاْتِيْنَآ	اٰيَةٌ ؕ
اور کہا	ان لوگوں نے جو	علم نہیں رکھتے 1	کیوں نہیں	ہم سے کلام کرتا اللہ	یا ہمارے پاس آتی	کوئی نشانی،

كَذٰلِكَ	قَالَ	الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ	مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ	تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ
اسی طرح	کہا	ان لوگوں نے جو ان سے پہلے (تھے)	جیسی ان کی بات،	2 ایک جیسے ہو گئے ان کے دل،

قَدْ بَيَّنَّا	الْاٰيٰتِ	لِقَوْمٍ	يُّوْقِنُوْنَ (118)	اِنَّآ	اَرْسَلْنٰكَ	بِالْحَقِّ
تحقیق ہم نے واضح کر دیں	نشانیاں	ان لوگوں کے لیے	(جو) یقین رکھتے ہیں۔ 3	بیشک ہم نے	(ہم نے) بھیجا آپ کو	حق کے ساتھ 4

بَشِيْرًا	وَّنَذِيْرًا ۙ	وَّلَا تُسْـَٔلُ	عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ (119)
خوش خبری دینے والا (بنا کر)	اور ڈرانے والا (بنا کر)،	اور نہ آپ سوال کیے جائیں گے	دوزخ والوں کے بارے میں۔

1 جب لوگ جاہل، ہٹ دھرم اور غیر مخلص ہو جاتے ہیں تو وہ غلط باتیں کرنے لگتے ہیں۔

- اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل فرمایا جو نشانیوں سے بھرا ہے۔ لوگوں کو اپنے دین کی جانب دعوت دینے کے لیے اللہ کے اپنے طریقے ہیں جو حکمت سے بھرے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انسانوں کو آزماتا ہے کہ وہ کس طرح سے حق اور سچائی کی دعوت کو قبول کرتے ہیں۔ غور و فکر کرنے والے شخص کے لیے قرآن کی نشانیاں کافی ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئے۔

2 مخلص لوگ قرآن کی سچائی کو مانتے ہیں اور انہیں قرآن کے پیغام میں کبھی کوئی شک نہیں ہوتا۔ جو لوگ سنجیدہ نہیں ہیں وہ کسی بھی نشانی سے سبق نہیں لیتے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی فرشتہ بھی کھلی نشانیاں لے کر آ جائے تب بھی وہ کوئی نہ کوئی کمی ہی تلاش کریں گے۔

3 يُوْقِنُوْنَ: یعنی وہ لوگ جو یقین یعنی مضبوط ایمان رکھتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو حق اور سچائی کی تلاش میں رہتے ہیں اور اس کو قبول کرنے، اس پر ایمان لانے کے لیے بالکل تیار رہتے ہیں۔

- یقین: کسی چیز کو بہت مضبوطی سے ماننا۔ ایسی چیز جو ہمیشہ کے لیے دل و دماغ میں رہ جائے اور اس میں کوئی شک و شبہ نہ ہو۔ اس کا درجہ علم سے کئی گنا زیادہ بڑھا ہوا ہوتا ہے۔

4 جو شخص قرآن کی آیات میں غور و فکر کرتا ہے وہ صاف طور پر یہ بات محسوس کر سکتا ہے کہ یہ کتاب بالکل سچی ہے اور اللہ کی جانب سے دیا ہوا ایک زندہ معجزہ ہے۔

حدیث: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک دن رسول ﷺ صفا پہاڑی پر چڑھے اور پکارا: یا صباحاہ! (لوگو دوڑو) اس آواز پر قریش جمع ہو گئے اور پوچھا کیا بات ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری کیا رائے ہے اگر میں تمہیں بتاؤں کہ دشمن صبح کے وقت یا شام کے وقت تم پر حملہ کرنے والا ہے، تو کیا تم میری بات کی تصدیق نہیں کرو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہم آپ کی تصدیق کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر میں تم کو سخت ترین عذاب (دوزخ) سے ڈرانے والا ہوں۔ (بخاری: 4801)

تصور واحساس: اللہ تعالیٰ ہمیں ہزاروں سال پہلے مختلف زمانوں میں رہنے والے لوگوں کے حالات اور رویے بتا رہا ہے؛ تاکہ ہم اپنے حال و مستقبل کو درست کرلیں۔ ہمیں اس پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ ہمیں یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ ہر دور میں اچھے اور برے لوگوں کی علامتیں اور عادتیں ایک جیسی رہی ہیں۔

غور و فکر:

- جاہل و غیر مخلص لوگ سمجھتے ہیں کہ اس قسم کی بے بنیاد بحث کا آغاز کر کے انہوں نے بہت ہی نیا کام کیا ہے۔ اللہ فرما رہا ہے کہ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے؛ بلکہ ان سے پہلے کے لوگ بھی اس قسم کے اعتراضات کر چکے ہیں اور اس قسم کی فضول بحث میں پڑ چکے ہیں۔ انہوں نے یہ سب اس لیے کیا کہ انہیں محسوس ہو گیا تھا کہ قرآن مجید کی واضح دلائل نے انہیں لاجواب کر دیا ہے۔
- ان کے صرف الفاظ ہی ایک جیسے نہیں بلکہ ان کے دل بھی ایک جیسے ہو گئے ہیں، اس لیے ان کو یکساں بیماری ہے۔
- ایک نبی کا کام اپنی قوم تک پیغام کو پہنچانا ہوتا ہے، وہ ان کی نجات کا ذمہ دار نہیں ہوتا۔ تمام نبیوں نے ایک جیسا پیغام پہنچایا۔

دعا: اے اللہ! ہماری مدد فرما کہ ہم پکے مؤمن بن جائیں۔

پلان: ان شاء اللہ! میں قرآن کا مطالعہ کروں گا اور اس میں غور و فکر کروں گا تاکہ میرے ایمان میں اضافہ ہو۔

اسماء وافعال: اس سبق کی آیات میں آنے والے کچھ اسماء اور افعال نیچے دیے گئے ہیں۔

اسماء

واحد	جمع	معانی
قَوْل	أَقْوَال	قول، بات
قَوْم	أَقْوَام	قوم، لوگ
صَاحِب	أَصْحَاب	ساتھی، والا

افعال: ہر فعل کے تحت دیے گئے تین افعال اور تین اسماء کی TPI کے ساتھ مشق کیجیے

کوڈ	مادہ	فعل ماضٍ	فعل مضارع	فعل امر	اسم فاعل	اسم مفعول	کام کا نام	معانی
س	ع ل م	عَلِمَ	يَعْلَمُ	اِعْلَمْ	عَالِم	مَعْلُوْم	عِلْم	جاننا
ف	س أ ل	سَأَلَ	يَسْـَٔلُ	سَلْ	سَاۤىِٕل	مَسْـُٔوْل	سُؤَال	پوچھنا
علہ+	ك ل م	كَلَّمَ	يُكَلِّمُ	كَلِّمْ	مُكَلِّم	مُكَلَّم	تَكْلِيْم	بات کرنا
علہ+	ب ي ن	بَيَّنَ	يُبَيِّنُ	بَيِّنْ	مُبَيِّن	مُبَيَّن	تَبْيِيْن	واضح کرنا
أسہ+	ي ق ن	أَيْقَنَ	يُوْقِنُ	أَيْقِنْ	مُوْقِن	مُوْقَن	إِيْقَان	یقین کرنا

مشقی سوالات

1. کچھ لوگوں نے یہ کیوں چاہا کہ اللہ براہ راست ان سے بات کرے؟
2. قرآن نے ایسے لوگوں کے بارے میں کیا کہا جنہوں نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ اللہ ان سے براہ راست بات کرے؟
3. جہالت، تکبر اور ہٹ دھرمی اور بے ایمانی کے زندگی میں کیا نتائج نکلتے ہیں؟
4. ہم اپنی زندگی سے جہالت، تکبر، ہٹ دھرمی اور بے ایمانی کیسے نکال سکتے ہیں؟